پتھروں کے طبّی خواص

اور

اقسام وتعارف

پکھراج

پکھراج جیسے فارسی میں قوت ارزق اور ہندی میں پوشپ راگ کہتے ہیں۔ایک عمدہ زرد رنگ قدیمی جواہر ہے۔یونانی زبان میں اسے ٹوپاسٹیوں(Topasitun) کہتے ہیں۔جس کا ماٰخذ لفظ ٹپ دوہ ہے۔جوپت دوہ کا بگڑا ہوا ہے۔اس کا انگریزی نام ٹوپاز ایک جزیرہ کے نام پر پڑا ہے جہاں سے پہلے یہ نکلتا تھا۔یہ جزیرہ بحیرہ قلزم میں ہے اور چونکہ اس کے گرد ہمیشہ دھند وغبار رہتا ہے۔اس لئے اس کا نام ٹوپاز پڑا۔ معنی تلاش کرنا پڑا اور اسی سے لفظ ٹوباز نکلا ہے۔کئی دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جواہر زمانہ قدیم میں مروج تھا۔چناچہ بوتش لکھتا ہے کہ یہ جواہر سبزی مائل زرد رنگ کا ہے۔ ماہرین اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ایک مشرقی دوم مغربی۔جس پکھراج میں صرف الیومینا مرکب ہوتا ہے وہ مشرقی اور جن اقسام میں ۵۷ حصہ الیومینا اور باقی سلیکا اور فلورائن مرکب ہوں انہیں مغربی کہتے ہیں۔کتب سنسکرت میں اس کی چار ذاتیں بیان کی گئی ہیں۔سفید پکھراج، برہمن، سرخی مائل کھتری، زرد رنگ، ویش اور سیاہی مائل شودر، متقدمین اسے چرائسولیٹ کہتے تھے۔پکھراج کی ایک قسم پس نائیٹ نامی ہے جو الٹن برگ سے ملتی ہے۔ایک اور قسم ہے جیسے فالیولائٹ یا پرائی فائسولائیٹ کہتے ہیں۔یہ تاریک ہوتی ہے۔اور گرمی سے سوج جاتی ہیں

خواص وماہیت

۔پکھراج کی کافی شکل قائم الزاویہ متوازی الاضلاع اور مستطیل ہوتی ہے۔

۲۔اس کی سختی ۸ سے ۹ تک ہوتی ہے۔اس لئے یہ بلور کو کاٹ سکتا ہے اور الماس و نیلم سے کاٹا جاتا ہے۔

۳۔چمک اس کی بلورین ہے۔

۴۔اس کا رنگ زرد، سفید، نارنجی، دار چینی، نیلگوں، گلابی، پیازی، زرد مائل، سفید، پہاڑی سبز، خوشنما ہوتا ہے۔یہ رنگ جس قدر گہرا ہو اسی قدر قیت زیادہ ہوتی ہے۔گلابی رنگ کے لحاظ سے اس کے یہ نام ہیں۔

۱ (گلابی رنگ پکھراج یہ زرد رنگ پکھراج سے اس طرح بناتے ہیں کہ گہرے زرد رنگ پکھراج کو حقہ کی چلم یا کسی چھوٹی کھٹائی میں رکھ کر اور راکھ یا ریت ڈالتے ہیں۔بعد تھوڑی آنچ دینے سے اس کا رنگ زرد سے گلابی ہو جاتا ہے۔اگر رنگ عمدہ نکلے تو قیمت بڑھ جاتی ہے۔اس کو برازیل کا پکھراج کہتے ہیں۔

۲(سرخ رنگ پکھراج اس رنگ کا پکھراج کامیاب ہوتا ہے۔کرمزی رنگ اکثر دیکھے جاتے ہیں۔

۳ (نیلگوں پکھراج یہ عمدہ خوش رنگ ہوتا ہے اور چنداں نایاب بھی نہیں ہوتا۔ ہلکے رنگ کے پارے بھدر اس کی بجائے خریدے جاتے ہیں۔

۴(سفید انکوائنس نو واس بھی کہتے ہیں۔ یہ بازو بند، مالا وغیرہ زیورات میں مزین ہوتا ہے۔

۵(وزن مخصوص ۲ء۳۔

۶(شفاف و براق۔

۷(طاقت انعکاس۔

۸ (ملنے اور گرمی پہنچانے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ پہلے پہل پکھراج برازیل کے طاقت برقی ۱۷۶۰ میں کنٹن نامی ایک شخص نے دریافت کی۔ ایب ہائی نے سائیریا کے پکھراج میں ۲۰ یا ۲۴ گھنٹہ تک رہ سکتی ہے۔ سر ڈیویڈ بریوسٹر نے ایک ایسے پکھراج کو کاٹنے میں جس میں کئی ایک نشیب تھے اور نشیبوں میں بڑی پھیلنے والی رقیق شے تھی۔ ایک عجیب کیفیت دیکھی۔ اس کی غرض یہ تھی کہ ایک نشیب پر شگاف لگا کر اور اسے کھول کر اس کے رقیق مادہ کو دیکھے۔ نشیب کے کھلنے سے دو نہایت سرعت سے پھیلنے والے رقیق مادے جلائے ہوئے حصہ پر بہنے لگے۔ اور بتدریج پھیلنا اور سکڑنا شروع کیا۔ کبھی تو وہ سکڑ کر قطرہ بن جاتے اور کبھی پھیل کر چوڑے ہو جاتے۔ ے حرکت جارے رہی حتیٰ کہ وہ بخارات بن کر اڑ گئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ حرکت اس طاقت برقی کے باعث تھی جو کاٹنے سے پیدا ہوئی۔

۹(اس میں ۳۸ء۵۸ حصہ الیومینا۔ ۳۴ء۱ حصہ سلیکا ۱۷ء۶ فلورئین مرکب ہیں۔

۱۰(اگر اسے کوئلہ پر رکھ کر پھونکنی کے ذریعہ آنچ دی جائے تو بھی نہیں پگھلتا۔

ہاں سوہاگہ کے ساتھ اسے گرمی پہنچائی جائے تو بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر اسے تیز گرمی دی جائے تو اس پر بلبلے نمودار ہوتیں ہیں۔ تاریک زرد گلابی یا گومیدک جیسے سرخ ہو جاتے ہیں۔ تیز آب کو بالٹ سے یہ نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے

الماس ہیرا

اسم معروف: ہیرا۔ فارسی: ماسی۔ عربی: الماس، ہندی: ہیرا

ماہیت: سب پتھروں میں سخت پتھر اور بہت نفیس ہے۔

طبیعت: چوتھے درجے میں سرد وخشک اور بعض کے نزدیک گرم ہے۔

رنگ وبو: سفید وزرددوسیاہ سرخ ذائقہ: پھیکا سخت ہوتا ہے۔

مضر: زہر قاتل اور مضر ہے۔ مصلح: قے کرانا تازہ دودھ پلانا

بدل: اس کی دوسری قسمیں نسبت ستارہ: منسوب ہے زہرہ سے۔

نفع خاص: تعلق اس کی مقوی قلب۔ کامل: زہر قاتل ہے مستعمل نہیں۔

ناقص: زہر قاتل ہے ماکول نہیں۔

افعال وخواص: اس کا لٹکانا دل کی قوت دینا اور خوف وڈر کا مانع اور سرعت ولادت کو مفید اور شش پھل صرع کو مفید اور منجن اس کا دانتوں کا مجلی لیکن اس سے پرہیز بہتر ہے۔

قادر مطلق نے الماس کو کیا عجیب شے بنایا۔ اس کی چمک دمک آب وتاب دل کو بھاتی ہے۔ کہ ہر ایک شخص دل وجان سے اس کا شائق ہے۔ قدرت نے اسے ایسا نادر اور بے بہا شے بنادیا ہے۔ کہ ہر بشر کے نصیب میں نہیں ہو سکتا۔ گویا اس کے زیادہ عزیز ہونے کا ایک باعث ہے۔ زمانہ قدیم سے یہ جواہر مشہور چلا آرہا ہے۔

آج کل کے جوہری اس کی قسمیں بیان کرتے ہیں۔ (۱) گلابی (گلاب جیسا سرخ) (۲) بناسپتی (سبز رنگ)، (۳) نیل بحبر نیلگوں، (۴) بسنت (زرد رنگ)، (۵) گرڑچ (نہایت کڑا جس پر داغ ہوں چنن چال یا برق کہتے ہیں۔ (۶) کٹھی (سفید)، (۷) بھورا (خاکی رنگ)، (۸) پیلا (زرد)، (۹) کالا (سیاہ رنگ)، (۱۰) کف، پنجابی جوہری الماس کی صرف چار قسمیں بتاتے ہیں۔ (۱) شربتی (ہلکا سرخ)، (۲) نیلا، (۳) سفید، (۴) سیاہ۔ ہندو عیب دار اور سیاہ ہیرا کو پہننا زبون اور نحسن سمجھتے ہیں۔ عرب اور فارس کے حکماء اس کی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

)ا(نوشادری۔ نوشادر کی طرح رنگدار، (۲) کیرا سے، نقری رنگ، (۳) کدونی سفید (۴) حدیدی، آہنی رنگ، یونانی حکیم الماس کو دوائی بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کے اقسام ذیل بیان کرتے ہیں۔ (۱) شفاف، فرعونی، (۲)

زرد تبنے،(۳) بلوی، آسمانی،(۴) سبزی، زبرجدی، اہل یورپ کم قدر الماس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں۔ بورٹ۔ کاربونیڈو اور بورن ان تینوں کا بیان آگے لکھا جائے گا

خواص وماہیت

الماس کی ہیئت ذاتی حلت آغاز میں جب کہ یہ کان سے نکلتا ہے عموماً ہشت پہلو اور مشتبہ معین دوازدہ اضلاع ہوتے ہیں۔ اسی لئے اسے از قم قسم ٹیسیرل بیان کرتے ہیں۔ اس کی ذاتی شکل میں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ہر ایک ضلع کے اوپر کی سطح ذرا خم دار یا قبہ دار ہوتی ہے۔ در حالیکہ دیگر قلموں کی بناوٹ کے پتھروں کی سطح اکثر ہموار ہوتی ہے۔ اس کی پہلو کے متوازی ایک قدرتی چگاف ہوتا ہے جس کے عیب دار حصہ کو نکالنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے

الماس کی اکثر ذاتی شکل قائم رکھی نہیں جاتی بلکہ اسے کاٹ کر حسب ضرورت کئی شکلوں کا بنا لیتے ہیں اسے بریلینٹ روز یعنی گلابی اور ٹیل کاٹ کا بھی اکثر الماس کاٹا جاتا ہے۔ چونکہ الماس میں اعلیٰ درجہ کی سختی ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر عمدہ جلا آسکتا ہے۔ اس خواص سختی کے باعث ہے بڑے بڑے قدیم زمانہ کے الماس ہمیں نصیب ہوئے اگر اس میں اتنی سختی نہ ہوتی تو وہ کوہ نور مغل اعظم وغیرہ ہزارہا صدیوں کے ہیرا ہم نہ دیکھ سکتے

یاقوت

اس معروف: یاقوت، دارسی: یاقوت، عربی: یاقوتے۔ ہندی، مانک

ماہیت: معدنی چیز ہے کہ اپنے معدن میں گندھک اور خالص پارے سے بنتا ہے۔

طبیعت: حرارت اور بردت میں معتدل اور دوم میں خشک ہے۔

رنگ وبو: نہایت سرخ شفاف چمکدار۔

ذائقہ: پھیکا کوئی ذائقہ غالب نہیں۔ مضر: بہت مضر نہیں ہے۔

مصلح: عنبر اور سونا وغیرہ۔

بدل: اس کی دوسری قسمیں مثل سفید کے

نفع خاص: مفرح مقوی دل وحرارت غریزی۔ کامل: تین رتی تک مستعمل ہے۔ ناقص: ایک یادو رتی۔

افعال وخواص: مفرح ہے اور دماغ کو قوت دیتا ہے ایک درہم پلانا مرگی وسواس خفقان اور طاعون کو مفید اور خون منجمند کو محلل اور نزف الدم کا مانع اور زہروں کا داغ ہوائے وبائی کے تغیر کو سومند خون کو صاف کرتا اور حرارت غریزی کا محافظ ہے اور اس کی انگوٹھی پہننا طاعون کو مفید اور منہ میں رکھنا پیاس کا مسکن دل کا تقوی و مفرح اور سرمہ اس کا مقوی بصر محافظ چشم ہے۔

یاقوت جسے انگریزی میں روبی اور ہندی میں مانک کہتے ہیں۔ بڑا بیش قیمت جواہر ہے۔ یہ ندرت رنگت اور خوش وضع کے باعث سب جواہرات سے افضل گنا جاتا ہے اور نہایت ہی قبول نظر ہے۔ یہ جواہر اپنی ندرت اور خوش رنگی کے باعث نہایت ہے بے بہا ہے۔ زمانہ قدیم سے یہ عجیب جواہر نامزد عالم چلا آرہا ہے۔ کئی عالموں نے اس کی بابت طرح طرح کے بیان لکھے ہیں۔ شاعر لوگ اسے استعارتاً اپنے شعروں میں استعمال کرتے ہیں اور خاص کر لب معشوق کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر لکھتا ہے۔

لب لعل تو یاقوت است یاقوت است مرجان را

خم زلف تو بادام است یادام است انسان را

بعض لوگ اس کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ رات کہ بھی دن ساختشاں ہے اور اس لئے اس شب چراغ کہتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں آج کل سے بھی اس کی زیادہ قدر ہے

خواص وماہیت

)۱ (یاقوت ایک عمدہ خوش شکل جواہر ہے۔ حالت آغاز میں اس کی معدنی شکل اور متوازی الاضلاع ہوتی ہے۔ اور اس کا ہر ایک گوشہ عموماً نوکیلا ہوتا ہے۔ اسے بعدہ کاٹ کر حسب ضرورت اور شکل کا بنا دیتے ہیں۔

)۲(الماس سے زیادہ یہ جواہر کسی اور جواہر سے سختی میں کم نہیں۔ اس واسطے یہ صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے۔ نیلم، زمرد، پکھراج، بھیکیم کو کاٹ سکتا ہے۔ اس کی سختی نو درجہ ہوتی ہے۔

)۳(چمک اس جواہر کی بلورین ہے۔ متقدمین کو اس کی چمک کا یہاں خیال تھا اور بیان کرتے ہیں کہ یہ جواہر اندھیری رات میں چراغ کا کام دیتا ہے۔

)۴(یہ جواہر عمدہ خوش رنگ ہوتا ہے۔ اس کا رنگ قرمزی، کبوتر کے خون سا سرخ اور ارغوانی رنگ مائل ہوتا

ہے۔اہل عرب ااس کی اور کئی قسمیں بیان کرتے ہیں۔ مثلاًزردہ، کبود، سبز اور سفید اور ہر ایک رنگ کی مختلف قسمیں بیان کرتے ہیں۔ان سب سے ارمانی یعنی انار کا رنگ عمدہ سمجھا گیا ہے۔ سرخ رنگ یاقوت کی قسمیں بتلاتے ہیں۔(۱) سرخ حمری(یعنی بڑا سرخ) (۲) سرخ اوری(گلابی) (۳) سرخ نارنجی(۴) سرخ زعفرانی(۵) سرخ نیموی (یعنی پختہ لیموں رنگ) کبود رنگ کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں۔

)۱ (کبود آسمان گون(یعنی آسمانی رنگ) ،(۲) کبود کوہلے(یعنی سرمہ رنگ)،(۳) کبود لاجوردی(لاجوردر نگ) ،(۴) کبود پستائی(پستہ رنگ) ،(۵) یاقوت شفاف ہوتا ہے،(۶) اس کا وذن مخصوص ۶ء۴ سے ۸ء۴ درجہ تک ہوتا ہے اور بعض ۹۹ء۳ سے ۲ء۴ درجہ تک بیان کرتے ہیں،(۷) اس میں طاقت انعکاس دوچند ہے لیکن تھوڑے درجہ کی،(۸) ملنے سے اس میں طاقت برقی پیدا ہوتی ہے اور چند گھنٹوں تک رہتی ہے،(۹) اس میں ۵ء۹۸ حصہ آکسڈ آف آئرن اور ۵ حصہ چونا مرکب ہیں،(۱۰) بعض کی رائے ہے کہ سرخ رنگ یاقوت کو گرمی دی جائے تو اس کی چمک بڑھتی ہے۔اور سرخی مائل سفید رنگ یاقوت کو گرمی پہنچانے سے سرخ ہو جاتا ہے۔در حقیقت دھواں، پسینہ، روغن اور بدبو یاقوت کے رنگ پر اثر کرتے ہیں۔یعنی اس کے رنگ کو ہلکا خراب کر دیتے ہیں۔ لیکن گرمی پہنچانے سے یاقوت کا رنگ تیز ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت نہیں ہوتا۔بقول حکماء یونان یاقوت میں یبوست درجہ دوئم کی ہے اور زرد اقسام میں برووت اور یبوست درجہ دوئم ہے

نیلم

اس معروف نیلم۔فارسی نیلم۔ عربی۔ یاقعت کبود۔ہندی: نیلمن۔

ماہیت: مشہور پتھر ہے معدنی اعلیٰ قسم کا جس کے نگینے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

طبیعت پہلے درجے میں گرم اور تیسرے میں خشک ہے۔

رنگ وبو نیلا صاف شفاف چمکدار۔ذائقہ پھیکا کوئی غالب نہیں۔

مضر: گرم مزاجوں کو مضر ہے۔ مصلح: یاقوت سفید اور اشیائے سرد۔

بدل: یاقوت سرخ یا زرد

نفع خاص: مفرح و مقوی دل و دماغ۔ کامل: ساڑھے تین رتی تک۔

ناقص: رتی سے دو رتی تک۔

افعال و خواص: مفرح ہے اور دل و دماغ کو قوت اور ایک ورم حل کر کے پلا ناصرع اور وسواس اس، خفقان، طاعون، نزف الدم، دفع زہر۔ تغیر ہوائے بائی میں مفید، خون کو صاف کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور قوائے حیوانی کا محافظ ہے اس کا منہ میں رکھنا منہ کی بدبو کا دافع تشنگی کا مسکن۔ مقوی دل و مفرح ہے، سرمہ اس کا مقوی بصر اور محافظ چشم ہے۔ نیلم جسے سنسکرت میں نیلا، انگریزی میں سیفائر اور فارسی عربی میں یاقوت ارزق کہتے ہیں نہایت ہی وعمدہ نیلگوں جواہر ہے۔ اس کی چمک دمک اور آسمانی نیلی رنگت دل کو بہت بھاتی ہے۔ یہ جواہر زمانہ قدیم سے مشہور چلا آرہا ہے اور اہل ہنود اور اہل اسلام کی پرانی کتابوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔ جواہر اپنی خوش رنگت اور چمک چمک کے باعث زیبائش بدنی کے لئے بہت مروج ہے۔ متقدمین چونکہ ایسے جواہر کو کاٹنا بڑا مشکل سمجھتے تھے اس لئے یہ زیورات میں کم مستعمل تھا۔ نیلم کے پانچ اقسام بیان کئے جاتے۔

)ا (گوڈتو، جو مقدار میں چھوٹا اور تول میں بھاری ہو۔

)۲(سنگرت جو ہمیشہ چمکتا رہے۔

)۳ (ورناڑی جسے سورج کے سامنے رکھنے سے نیلے رنگ کی کرنیں۔

)۴(پارشورت، جس سے سنہری روپہری اور بلوی چمکیں۔

)۵ (رنج کیتو، جس کو برتن میں رکھنے سے اس کی چمک کے باعث برتن نیلا دکھلائی دے۔

ایک مہا نیل نامی نیلم ہوتا ہے۔ جسے اگر اس سے سو حصہ زیادہ دودھ میں ڈال دیں تو اس کی چمک سے دودھ نیلے رنگ کا دکھلائی دیتا ہے۔ ایک اندر نیل نامی نیلم ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ ضرر اور نقصان متصور ہوتے ہیں وہ چھ ہیں۔

)ا (ابرق جس کے اوپر کے حصہ میں بادل کی سی چمک ہو۔

)۲(تراش جس میں ٹوٹے پن کا نشان ہو۔

)۳(چترک جو مندرجہ بالا رنگوں سے کسی مختلف رنگ کی ہو۔

)۴ (مرت گریہہ جس کا ٹمیلا سا رنگ ہو۔

)۵ (اشم گریہہ جس میں پتھر کا سا ٹکڑا معلوم ہو۔
)٦ (روکہی جس میں پتھر چینی کی طرح داغ۔
آج کل کے جواہر نیلم کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔اول پرانا، دوم نیا ہر ایک کی تین اقسام بتلاتے ہیں۔
)ا (سبز ین نیلا یا نیلا مائل سبزی۔(۲)لال پن نیلا، (۳) خوب نیلا یعنی گہرا نیلگوں۔
اہل فارس نیلم کو یاقوت کی ایک قسم بیان کرتے ہیں اور اس لئے یاقوت ارزق کہتے ہیں لیکن فی الحقیقت یہ یاقوت سے ایک علیحدہ جواہر ہے

خواص وماہیت

نیلم کی معدنی شکل شش پہلو متوازی الاضلاع یا مسدس ہوتی ہے۔اس لئے یہ زمرہ ڈچروک میں گنا جاتا ہے۔اس میں سختی ۹ درجہ ہے۔اس لئے یہ صرف الماس سے ہی کاٹا جاسکتا ہے۔نیلم کا رنگ بہت عمدہ خوشنما ہوتا ہے یعنی روشن نیلگوں سے ارغوانی نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔سفید اور ارغوانی رنگ کے نیلم بھی ہوتے ہیں۔کتب اہل ہنود میں ان کے علاوہ نیلم کئی اور انواع بیان کئے گئے ہیں۔چنانچہ لکھا ہے کہ ’’ اگرچہ اصلی نیلم کا رنگ نیلا ہے جس کے باعث یہ نیلم کہلاتا ہے پھر بھی کئی ایک رنگوں کی جھلک ان میں ظاہر ہوتی ہے۔چنانچہ بعض نیلم کنول کے پھول کی طرح بعض تلوار، بھونرے، سمندر کے پانی، کوئل کے گلے عغیرہ کی مانند نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ان کے رنگوں کے لحاظ پر چار نوعیں ہیں۔(ا) برہمن نیلم(سفیدی مائل نیلا) ،(۲) چھتری(سرخی مائل نیلا) ،(۳) ویش(زرسی مائل نیلا) ،(۴) شودر(سیاہی مائل نیلا)۔

نیلم کا وزن مخصوص ۹ء۳ سے ۲ء۳ تک ہے۔نیلم کے مرکبات کیمیائی طاقت انعکاس وغیرہ دیگر خواص یاقوت سے ملتے ہیں۔نیلم اور یاقوت میں صرف رنگ کا ہی فرق ہے۔یعنی نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں اور یاقوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔
نیلم کا رنگ مادہ کروپ(ایک مشہور عنصر) کی ترکیب کے باعث ہوتا ہے۔ گرمی کے تاب سے سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہو جاتے ہیں لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ایسا ہی رہتا ہے۔ہاں کم درجہ عدووں کا رنگ امنہٹ کے رنگ کی طرح تاریک ہو جاتا ہے۔

عقیق

اسم معروف: عقیق۔فارسی، عقیق۔عربی: عقیق

ماہیت: مشہور پتھر ہے عمدہ یمنی ہوتا ہے۔

طبیعت: سرد وخشک ہے دوسرے درجے میں۔

رنگ وبو: سرخ وزرد وسفید وسیاہ وشجری۔

ذائقہ: پھیکا کوئی مزہ نہیں۔

مضر: گردے کے لئے مضر ہے۔

مصلح: کتیرا اور اشیائے تر۔

بدل: بسد احمر یعنی مونگے کی جڑ اور کہربا۔

نفع خاص: مقوی دل وبصر و دندان رافع خفقان۔

کامل: پونے دو ماشے تک۔

ناقص: چار رتی یا چھ رتی تک۔

افعال وخواص: باریک حل کیا ہوا قریب چھ رتی کے پینا دل کو قوت دیتا ہے۔خفقان کا دافع اور حابس خون ہے۔ خصوصاً خون حیض کا جو کسی طرح بن نہ ہوتا ہو اور ادویہ مفتحہ کے ساتھ جگر اور طحال کے سدوں کا دافع اور ادویہ مفتتہ کے ساتھ مفت حصاۃ ہے سرمہ اس کا مقوی بصر اور منجن دانتوں کا مقوی ہے اور خون بہنے کا مانع اور گلے میں لٹکانا غصے اور غضب کا دافع اور خفقان کو سود مند۔

عقیق ایک خوش شکل اور مشہور جواہر ہے۔بعض علماء کی رائے ہے کہ عقیق فی الحقیقت از قسم معدنیات نہیں کیونکہ لفظ معدنیات حرف انہیں کا فی اشیاء پر عائد ہو سکتا ہے کہ جن کی اجزاء کو اگر از روئے علم کیمیا تحلیل کیا جائے تو ہر ایک حصہ کی ہوی ماہیت ہو جو اس دھات کی ہے۔جس کا وہ جزو ہے۔عقیق میں یہ بات نہیں۔یہ جواہر سیلیکا اور کوارٹرز قسم کی چند معدنیات کا مجموعہ ہے۔جو کہ رنگ ڈھنگ اور بناوٹ میں ایک دوسرے سے مختلف ہے۔جب ان معدنیات میں دو یا زیادہ مل کر ڈلی بن جاتی ہیں اور ان پر داغ اور طبقہ پڑ جاتے ہیں تو یہ عقیق کہلاتے ہیں۔یہ معدنیات از خود از قسم جواہر

ہیں اور ان کیا نام یہ ہیں۔ کالسڈونی، رودراکھ، سنگ سلیمانی، سنگ یشم، اوپل، امیتھسٹ سنگ ستارہ، حجرالدم، سنگ موچا اور بھیکم۔

عقیق کو انگریزی میں اگیٹ کہتے ہیں۔ مختلف رنگ وڈھنگ کے لحاظ پر عقیق کی کئی ایک قسمیں ہیں۔

(1) رابینڈ اگیٹ (Riband Agate) یعنی ریشمی فیتہ سا عقیق) جس میں مختلف رنگ کے طبقے ہوں اور یہ طبقے ایک دوسرے کو قطع کریں۔

(2) آنگس اگیٹ (Ongas Agate) یعنی سنگ سلیمانی عقیق) جس میں طبقوں کے رنگ شوخ ہوں اور طبقہ سطح کے متوازی ہوں۔

(3) بینڈا گیٹ (Banda Agate) یعنی زردی دار عقیق) جس پر طرح طرح کی دھاریاں ہوں۔

(4) جس میں یہ دھاریاں ہوں اسے سرکلرا گیٹ(cercular Agate) یعنی گول عقیق کہتے ہیں۔

(5) اور اگر دھاریوں کے مرکز میں اور رنگ کے نقطہ ہوں تو اسے آئی گیٹ (Eye Agate) یعنی عقیق مانند چشم کہیں گے۔

(6) قوس قزاحی عقیق جس کی دھاریاں مل کر قوس کی شکل بن جائیں اور آفتاب کے مقابل کرنے سے رنگ منشوری ظاہر ہوں۔ جس قدر پتھر زیادہ پتلا ہو اسی قدر یہ وصف زیادہ ہوتا ہے۔

ان کے علاوہ کئی اور علماء ان کی یہ قسمیں بتاتے ہی۔

(1) رابن اگیٹ (Ribbon Agate) یعنی ریشمی لچھے سا عقیق، اس میں سنگ یشم اور کارلسڈونی کے طبقہ متوزی قطاروں میں ہوتے ہیں۔ یہ سائبیریا اور سسلی سے آتا ہے۔

(2) بریشنٹیڈا گیٹ یہ اصل میں اسیتھسٹ ہوتا ہے اور اس میں رابن اگیٹ کے ٹکڑے بھی مرکب ہوتے ہیں یہ سکسنی سے آتا ہے۔

(3) فارٹی فیکیشن اگیٹ (Fartification Agate) یہ کئی شکل کا پایا جاتا ہے۔ اس کو کاٹنے کے وقت اس کے متوازی سطریں عمارت کی صورت دکھلائی دیتی ہیں۔ اس میں بھیکم اور میتھسٹ کے ٹکڑے دکھائی دیتے ہیں۔

(4) ماس اگیٹ (Moss Agate) یعنی نباتاتی عقیق یہ اس میں کالسڈونی ہے اور سرخ سنگ یشم کی دھاریاں

ہوتی ہیں۔اس کی شکل ایسی دکھلائی دیتی ہے کہ گویا اس کا نباتاتی اصل ہے۔اس میں آکسیڈ آہن مرکب ہے۔اور بعض میں نفت بھی ہوتی ہے۔اس کی سطح کو پتھر پر رگڑ کر نرم لکڑی سے جلا دیتے ہیں۔اس کا رنگ بھورا، زرد، ماہ آکسیڈ میگنشیا و اہن کے باعث ہوتا ہے۔

(5)سارو آنکس

(6)پلاسما (Plasma) یہ سبز گیاہی رنگ کا نیم شفاف، زرد اور سفید داغ۔اس کا رنگ مادہ کلورائیٹ کے باعث ہوتا ہے۔

(7)علاوہ بریں عقیق کی تقسیم ایک اور طرح بھی ہے۔یعنی تمام براق اور عمدہ قسم کے عدد مشرقی از کم درجہ مغربی عقیق کہلاتے ہیں۔کتب فارسی میں عقیق کے مندرجہ ذیل اقسام درج ہیں۔

1۔سرخ و جگری جن کا اندرونی رنگ بیرونی کی نسبت زیادہ سرخ ہو۔

2۔صاف شفاف ہوں اور آئینہ کی طرح طاقت انعکاس رکھتے ہوں۔

3۔صقاق جو چنداں شفاف نہ ہو اور آئینہ سی طاقت انعکاس نہ رکھتا ہو۔

4۔ابلقی جو کچھ سفید اور کچھ سیاہ ہو۔

5۔ذوبلقاتی یا جوزا جس کے ابرق کی طرح پرت ہوں۔

6۔شجری جو شکل میں درخت یا پہاڑی کے مشابہ ہو۔

7۔باباگری یا سلیمانی جس میں گول نشان ہوں۔

مصر میں سبز رنگ عقیق کو انٹاس، سیاہ رنگ کو سلیمانی اور خاکی رنگ کو گوری کہتے ہیں۔عقیق چونکہ یمن میں بکثرت ملتا ہے اس لئے عمدہ رنگوں کو عقیق یمنی کہتے ہیں۔

ماہیت

(1)عقیق کی شکل کافی مسدس یا متوازی الاضلاع ہوتی ہے۔عقیق کی شکل ڈھلی بندی ہوئی نہیں ہوتی۔اکثر اس کی شکل گول سنگریزوں کی طرح ہوتی ہے۔

(2)چمک بلورین

(3)رنگ بھورا، زرد، سفید، سرخ اور سیاہ ہوتا ہے۔ عقیق کے رنگوں کی دھاریاں یا تو متوازی ایک دوسرے کی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز گول ہوتی ہیں۔ یا اس کے رنگ داغ اور دھبوں کی طرح ہوتے ہیں۔

(4) سختی 7 درجہ کی۔

(5)عمدہ شفاف تہیں براق ہے۔

(6)وزن مخصوص 2ء65۔

(7)طاقت انعکاس دوچند۔

(8)گھسنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔

(9)اس کے مرکبات کیمیائی کے بارے میں مختلف محققوں کی مختلف رائے ہیں۔اس میں جزا عظم سیلیکا تقریباً 99 حصہ ہے اور ایک حصہ سرخ آکسیڈ آہن اور اسی آکسیڈ آہن کے باعث اس کا رنگ ہوتا ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ اس میں آکسیڈ میگنشیا کی بھی قدرے مقدار ہے۔

فیروزہ

اس معروف: فیروزہ۔فارسی: پیروزہ۔ عربی: فیروزج۔ہندی: فروزہ

ماہیت: یہ سبز پتھر ہے مائل نیلاہٹ کی نیشاپور اور شیراز اور بھوٹان اور کرمان سے آتا ہے سب سے عمدہ نیشاپوری ہے۔

طبیعت: پہلے درجے میں سرد اور تیسرے میں خشک اور یہ عمدہ قدرے گندھک اور پارے سے معدن میں تیار ہوتا ہے۔

رنگ وبو: رنگ فیروزی نہایت مشہور ہے۔

ذائقہ: پھیکا مثل اور پتھروں کے ہوتا ہے۔

مضر: گردے کے امراض کے لئے مضر ہے۔

مصلح: کتیرا اور اشیائے لعابدار اور تر۔

بدل: اکثر افعال میں زمرد اس کا بدل ہے۔

نفع خاص: مقو قلب و دماغ و بصر و مفرح و دافع زہر ہے۔

کامل: دو ماشے تک یہ کم و بیش بقدر ضرورت۔

ناقص: ایک ماشے تک یہ قدرے زیادہ۔

افعال و خواص: مفرح ہے قوت تریاقیہ کے ساتھ سرمہ اس کا آنکھ کی رطوبت کا جاذب اور آنسو بہنے اور جالے کا دافع بینائی کو قوت دیتا اور توندھی کو دور کرتا اور آنکھ کے طبقوں کے اکثر امراض کو نافع ہے اور شہد کے ساتھ مرگی اور ورم طحال کو مفقفید اور سنگ گردہ مثانہ کا مخرج اور مناسب دواؤن یا معجون کے ساتھ دل و معدے کا مقوی خفقان اور دوستوں اور آنتوں کے زخموں اور تمام اندرونی زخموں کے لئے مفید ہے۔ نصف ورم تمام زہروں کا تریاق ہے اور ایک ورم سخت زہرون کے اثر کا دافع اور ایک ماشہ بچھوں کے زہر کے اثر کو دور کرتا ہے اور مجرب ہے اور لٹکانا اس کا مقوی قلب دافع خوف دشمن ہے اور نرم دھاتوں کو سخت کرتا ہے۔

انگریزی میں اس کو ٹر کوائس اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ ملک ٹرکس (Truks) یعنی روم سے آتا ہے۔ اسے کیلٹ (Kalait)، اگیفٹ (Afaphite)، اور جونائیٹ (Johnite) بھی کہتے ہیں۔ فیروزہ کی دو حسب ذیل قسمیں ہیں۔

(1) مشرقی فیروزہ:۔ اس کا رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے اور پرانی چٹانوں سے نکلتا ہے۔ تیزاب فاسفورس 30ء9، الیومینا 44ء5، آکسیڈ تانبہ 75ء3 آکسیڈ آہن، 8ء1 پانی، 19 حصہ مرکب ہے۔

(2) مغربی فیروزہ:۔ اسے بون (یعنی استخوان) بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ خراب ہو کر سبز ہو جاتا ہے اور نئے چٹانوں کی پیدائش سمجھا جاتا ہے۔ اس میں ایک جزو اعظم استخوان یعنی فاسفیٹ چونا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس میں یہ فاسفیٹ چونا 80 حصہ کاربونیٹ آف لائم 8 حصہ فاسفیٹ آہن اور فاسفیٹ میگنیشیا 2، الیومینا 5ء1 اور پانی 1-6 حصہ مرکب ہیں۔ یہ قسم سالیمور (Simore) متصل اور لینگوڈک (Languedoc Lower) فرانس کا ایک صوبہ 43 شمالاً شرقاً پر ہے) پائی جاتی ہے۔

حکماء ایران اس کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں۔ (1) فتحی۔ (2) اظہاری۔ (3) سلیمانی۔ (4) درلدی۔ (5)

آسمان گوں۔(6) عبدالحمیدی۔(7) آندیشی۔(8) گنجوینا۔ پہلی پانچ قسمیں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں۔ باقی تین کوہستان ونیوت میں ملتے ہیں۔ جو عدد کرمان اور شیر ز میں پائے جاتے ہیں۔ان میں سفید رنگ ملا ہوتا ہے۔اور انہیں سابانگی اور سربوم کہتے ہیں۔ جن میں نیلے رنگ کی دھاری ہوتی ہے ان کو نیلبوم کہتے ہیں۔

ماہیت

(1)فیروزہ کی معدنی شکل اگرچہ عمدہ اور بے شگاف ہوتی ہے لیکن اس کی قلمیں عمدہ نہیں بند ھتیں۔(2) سختی 6 درجہ شیشہ کو کاٹ سکتا ہے۔(3) چمل بلورین۔(4) رنگ نیلا، سبز، سفید۔(5)تاریک، کناری براق۔(6) وزن مخصوص 2ء6 سے 2ء8 تک۔(7) طاقت انعکاس واحد۔(8) اس میں 34ء27 تیزاب فاسفیٹ لائم، 18ء18 پانی مرکب ہیں۔اس کا رنگ آکسیڈ آہن اور تانبہ کے باعث ہوتا ہے۔(9) گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہو جانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ دھونکنی کے آگے بھی نہیں پگھلتا۔اس کا رنگ بھورا سا ہو جاتا ہے۔ کسی تیزاب کا اثر اس پر نہیں ہوتا۔

مشہور و معروف فیروزہ

زمانہ قدیم سے فیروزہ پر نقش کا کام ہوتا ہے۔ مسلمان اس پر قرآن کریم کی آیتیں کھودتے ہیں۔اور بیچ میں سونے کی گلکاری کرتے ہیں۔ جو نگ اب مشہور ہیں تعداد میں تھوڑے ہیں۔ چند کا ذکر ہدیہ ناظرین ہے۔(1) ڈیوک آف آرلیز رکے مجموعہ جواہرات میں دو عدد ہیں۔ایک پر ڈاینا (Diana) کی تصویر بمعہ تیر و کمان اور دوسرے پر قیصرہ فاسٹینا (Fastina) کی تصویر کندہ ہے۔(2) ماسکو میں ایک جوہری کے پاس دو انچ طول صنوبری شکل کا فیروزہ ہے۔ جو کسی وقت نادر شاہ کے بازو بند میں مزین تھا۔اس پر سنہری حروف میں آیت قرآن شریف کندہ ہے۔(3) 1808ء میں عمدہ فیروزہ کی مالا 3600 روپے پر فروخت ہوئی۔ جس میں 12 دانہ منسلک تھے۔ ہر ایک پر بارہ سیزر (Caesars)میں سے ایک کا نقش کندہ تھا۔(4) میجر ڈونلڈ صاحب نے نمائش گاہ 1851ء میں ایک عمدہ فیروزہ بھیجا جو رنگ کے بگڑ جانے کے باعث کم قیمت ہو گیا۔(5) صوبہ کیسنگٹن کی عجائب گاہ میں ایک عمدہ منقش فیروزہ ہے۔(6) ٹامس نکل صاحب کا بیان ہے کہ ایک فیروزہ پر چالیس سیر ز کابت کندہ ہے

مرجان

اسم معروف:۔ مونگا، فارسی، مرجان، عربی، مرجان، ہندی، مونگا

ماہیت:۔ ایک جسم حجری ہے مثل درخت کے پانی کے اندر۔

طبیعت:۔ دوسرے درجے میں سرد خشک اور سیاہ خراب۔

رنگ وبو:۔ سرخ اور سفید اور سیاہ خراب۔

ذائقہ:۔ پھیکا اور کرکرا ہوتا ہے۔

مضر:۔ گردے کو اور مورث تہوج۔

مصلح:۔ کتیرا اور اشیائے رطب، مریخ

بدل:۔ بسد یعنی مونگے کی جڑ ہموزن۔

نفع خاص:۔ قابض و مجفف اور ادزہر سموم ہے۔

کامل:۔ ساڑھے چار ماشے تک۔

ناقص:۔ ایک ماشے سے دو ماشے تک

افعال وخواص:۔ اس کا پلانا قابض اور مجفف اور حابس ہے اور ایک ورم فاد زہر ہے تمام زہروں کا اور معدے پر اس کا لٹکانا معدے کی تمام بیماریوں کو نافع ہے اور لڑکوں کے خواب میں ڈرنے اور چونکنے کے لئے سود مند۔ اور سفوف اس کا حابس خون اور کشتہ اس کا کہ سفید رنگ ہو کھانسی اور دمے کو نہایت نافع اور جریان منی کو مفید اور مجفف رطوبات معدہ اور مقوی اشتہا ہے بلکہ بعض امزجہ میں ممسک بھی ہے۔

مرجان جسے ہندی میں وِدرم یا پروال اور پنجابی میں مونگا کہتے ہیں۔ ایک سمندری جانور کی پیدائش ہے۔ خوش رنگت اور عمدہ چمک کے باعث زمرہ جواہرات میں درج کیا جاتا ہے۔ متقدمین کو یقین تھا کہ مرجان از قسم نباتات ہے لیکن خورد بین کے ذریعہ اس میں وہ کرم دیکھے گئے ہیں جو اس کے موجد ہیں۔ یہ کیڑے پولی پائی (POLYPI) قسم کے کیڑوں میں سے ہیں اور اگرچہ اس قسم میں کئی اور طرح کے کیڑے بھی شامل ہیں لیکن ہمیں یہاں اس قسم کا ذکر لکھنا

مطلوب ہے۔ جو اس جواہر کی پیدائش کا باعث ہے اور جسے انگریزی میں اسس نوبلس (Isis Nobiles) یعنی مرجان) کہتے ہیں۔ پول پامی کیڑوں کی یہ پیدائش بے مرگ شاخوں والے درخت کی صورت کی ہوتی ہے اور اس کا تنا انسان کے جسم کے برابر موٹا بھی ہوتا ہے۔ لیکن عموماً ایک فٹ بلند اور ایک انچ موٹا ہوتا ہے۔ اس کا عمدہ سرخ رنگ ہوتا ہے اور اس پر عمدہ جلا آسکتی ہے۔ اس میں بطور شہد کے چھتہ کے تہہ خانہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن میں کیڑے رہتے ہیں۔ تنے کے اوپر ایک ملائم پوست ہوتا ہے اور اس کے اوپر جالی کے طور پر جھلی سی ہوتی ہے جسے یہ کیڑے بناتے ہیں۔ ان کیڑوں کا جسم ایک سریش جیسی شے کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جب یہ ان خانوں میں باآرام بیٹھتے ہیں تو خوردبین کے ذریعہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کے منہ کے گرد 8 سہ گوشہ مونچھیں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنی خوراک پکڑ کر سوراخ میں لے جاتا ہے۔ اگر ایک مونچھ کو ہاتھ سے چھوئیں تو ان تمام کیڑوں کو خبر ہو جاتی ہے۔ بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ ان کیڑوں میں طاقت حس ایسی مشترکہ ہوتی ہے کہ کیڑے اور تنا ایک ہی جسم معلوم ہوتے ہیں۔ جب ذرا سا کیڑے یا تنے کو مس کرو تو سارے کیڑوں کو خبر ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ان کیڑوں میں بظاہر اس قدر ہوش و حواس معلوم ہوتے ہیں لیکن فی الحقیقت ان میں کوئی پٹھہ یا حواس خمسہ نہیں۔ خوراک ان کے معدہ کے ایک سوراخ میں چلی جاتی ہے۔ اور وہاں پانی میں مل کر ادھر ادھر چھوٹی رگوں میں گھومتی ہوئی تمام کیڑوں کے جسموں جو ایک دوسرے سے ملحق ہوتی ہوئی چلی جاتی ہیں۔ ان کی خوراک چھوٹے سمندری کیڑے یا پودوں کے ذرات ہیں۔ یہ روشنی یا پانی میں ہل جل سے بہت ڈر جاتے ہیں۔ یہ کیڑے چھ سات سو فٹ سمندر کے نیچے چٹانوں پر سرخ درخت کی شکل کا ڈھانچہ بناتے ہیں۔ جو کہ شہد کی مکھیوں کے چھتہ کی طرح سوراخ دار ہوتا ہے۔ جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا ہے اور ان خانوں میں یہ کیڑے رہتے ہیں گویا یہ کیڑے مرجان کو اپنی رہائش کے واسطے بناتے ہیں علم کیمیا کے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں 1 فیصدی میگنشیا اور 38ء07 کاربونیٹ آف میگنشیا ہوتا ہے۔ مرجان کا رنگ کلورائین مادہ کے باعث نہیں ہوتا۔ یہ القلی اور دیگر تیزاب گندھک کے باعث ہوتا ہے۔ مسٹر ایم واگل (M.Vogel) کی رائے ہے کہ مرجان کے رنگ دینے والے مادہ میں آکسڈ آہن، کاربونک ایسڈ اور چونا تھوڑا تھوڑا ضرور ہوتا ہے۔ شعاع آفتاب کا پہنچنا اس کی پیدائش کے لئے ضروری ہے۔ اہل فارس مرجان کی پیدائش اس طور پر بیان کرتے ہیں کہ " یہ سمندر کے قعر میں

زمین سے چمٹا ہوا پایا جاتا ہے اور ہوا پانی اور ان آبی اشیاء سے پرورش پاتا ہے جو آفتاب وماہتاب کی کشش کے زور سے اس سے چمٹ جاتے ہیں۔اس کی اونچائی اور مقدار کشش فلکی پر منحصر ہیں۔